سوال

(569)جس کا خاوند فوت ہوجائے اس کی عدت کا حکم

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

جس کا خاوند فوت ہوجائے اس کی عدت کتنی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اولاً: جس کا خاوند فوت ہوجائے اس کی عدت دوسری عورتوں کی نسبت آسان ہے کیونکہ اس کی صرف دو حالتیں ہیں:

1۔ یا تو وہ حاملہ ہوگی تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔

2۔ یا وہ غیر حاملہ ہوگی تو اس کی عدت صرف چار ماہ اور دس دن ہے۔

لیکن جب وہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے، چاہے اس کے خاوند کی موت پر چند ساعتیں ہی گزری ہوں بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ اس کا خاوند اس وقت فوت ہوا جب وہ دردزہ میں بتلا تھی اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جانے سے پہلے اس نے حمل وضع کر دیا تو اس کی عدت پوری ہوجائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأُولـٰتُ الأَحمالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعنَ حَملَهُنَّ ... ٤ ... سورة الطلاق

"اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔"

لیکن جب وہ غیر حاملہ ہو تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ عورت پر دوران عدت سوگ کرنا واجب ہے، اور سوگ کرنے کا مطلب ہے کہ وہ ہر اس چیز سے اجتناب کرے جو جماع یا اس کی طرف دیکھنے کی رغبت پیدا کرے۔ اور اب ہم وہ چیزیں ذکر کرتے ہیں:

1۔ پہلی چیز یہ ہے کہ وہ اسی گھر میں رہے جس میں اس کا خاوند فوت ہوا ہے جبکہ وہ اسی گھر میں سکونت پذیر ہو، اس سے بلا ضرورت باہر نہ نکلے اور ضرورت کے لیے نکلنا صرف دن کے اوقات میں ہو۔

2۔ دوسری چیز یہ کہ ہمہ قسم کی خوشبو سے اجتناب کرے خواہ وہ خوشبو عود وغیرہ کی دھونی کے شکل میں ہو یا خوشبودار تیل ہو۔ ہاں، جب وہ حیض سے فارغ ہو تو وہ حیض کی وجہ سے پیدا ہونے والی بدبو کو زائل کرنے کے لیے عود کی طرح کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔

3۔ تیسری چیز یہ کہ وہ جملہ قسم کے زیورات سے پرہیز کرے، خواہ وہ زیورات ہاتھ میں پہنے جانے والے ہوں یا سینے کے، پاؤں کے زیورات ہوں یا کان اور سر کے۔

4۔ چوتھی چیز یہ کہ وہ تمام زیب وزینت والے کاموں سے اجتناب کرے، جیسے: سرمہ، لپ اسٹک، مہندی اور اس طرح کی دوسری چیزیں۔

یہ چار چیزیں وہ ہیں کہ جن سے اجتناب کا التزام کرنا اس عورت پر واجب ہے جو اپنے خاوند کی وفات کی وجہ سے سوگ منا رہی ہو۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 510

محدث فتویٰ